www.emarsiya.com

نو تصنیف مرثیہ

بیان شہادت حضرت امام ہمام سیدنا حسین علیہ السلام

(۵)

محمد حبیب اللہ وفاؔ۔ بی، ڈی، ایچ

مصنف، بہتر شہید، جام شہادت، شمیم وفا، آصف نامہ

ترجمہ پارۂ الحمد۔ منظوم

ہدیہ (۴ر)

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محشر کی سرزمین زمیں کربلا کی ہے — گرمی شدید تر ہے تمازت بلا کی ہے
اک آگ مشتعل ہے یہ حالت فضا کی ہے — دوزخ کا شعلہ موج سراسر ہوا کی ہے
شدت پذیر گرمی بلا کی ہے الاماں
جس کے اثر سے ہے تپِ لرزہ زمیں آسماں

منہ سے نکلتا آگ غضب کا ہے سامنا — جل جل کے مثل داغ سیہ دل جگر ہوا
اک غسل آتشیں عرق جسم بن گیا — جینا وبال جاں ہوا ہر جاندار کا
گرمی فضا میں ہے وہ شرر التہاب کے
اڑتے ہوئے پرندے ہیں نقشے کباب کے

مثل تنور گرم ہیں طبقے زمین کے — جگنو کی طرح ذرے زمیں کے چمک اٹھے
نقش قدم سے آگ کے شعلے بھڑک اٹھے — پیدا شرارے گرمئ رفتار سے ہوئے
کربل گرم گرمی کا بازار ہو گیا
شعلے وہ بھڑکے چرخ دھواں دھار ہو گیا

تھا اک سو بیس درجے پہ پارہ چڑھا ہوا — یا آفتاب حشر سوا نیزے پہ آگیا
تھا آگ کا دھواں جو زمیں کا غبار تھا — بھٹی تھی گرم آگ کی تودہ بھی خاک کا
جس وقت شرح حالت گرمی رقم ہوئی
پھر لو کے آبلوں سے زبان قلم ہوئی

www.emarsiya.com

سنسان دشت جس میں شجر تھے نہ سایہ دار — تھی جس میں نام کو بھی نہ آبادی کی بہار
مونس کوئی نہ تھا کوئی غم گسار — ہر سمت بیکسی کا اک عالم تھا آشکار
نہر فرات لیتی تھی لہریں وہ زور سے
گونج اٹھا دشت لشکر اعدا کے شور سے

آمد یہاں ہے سبط رسالت مآب کی — زہرا کے لعل کی پسر بو تراب کی
تفسیر ناطق اتری ہے ام الکتاب کی — بے نور جس کے آگے ضیا آفتاب کی
آنکھیں بچھی ہیں راستے میں شائقین کی
آتی ہے کربلا میں سواری حسین کی

انصار بھی ہیں اور ہیں اصحاب ذی وقار — قاسم ہیں ساتھ اور ہیں عباس نامدار
اکبر ہیں ساتھ اور علی اصغر سا شیر خوار — اہل حرم ہیں ہمرہ سلطان دیندار
ہے مختصر سا قافلہ سبط نبی کے ساتھ
مجمع ہے جاں نثاروں کا ابن علی کے ساتھ

تعداد فوج اشقیا بائیس ہزار ہے — سامان حرب و ضرب وہاں بے شمار ہے
ہر اک مئے غرور سے مست خمار ہے — بے خود ہیں ایسے دل پہ نہ کچھ اختیار ہے
تیغیں گلی ہوئی ہیں تو خنجر کھنچے ہوئے
قتل حسین پہ ہے لعین سب تلے ہوئے

اے مشاہد کلام تو اپنی پھبن دکھا — حسن بیاں کو آج بطرز حسن دکھا
لے کلک گل فشاں تو شگفتہ چمن دکھا — اے تیغ فکر جوہر شعر و سخن دکھا

www.emarsiya.com

لفظوں سے حسنِ معنی کی اس طرح دید ہو
بے پردہ جیسے یار ہو یا ماہِ عید ہو

طبعِ رسا کا آج ارادہ ہی اور ہے
پیشِ نظر اک عالمِ بالا کا دور ہے
انداز ہے عجیب نرالا ہی دور ہے
حیرت کا یہ مقام ہے یہ جائے غور ہے
طبعِ رسا بھی آج کس اوجِ بیاں پہ ہے
گویا زمینِ سخن کی چڑھی آسماں پہ ہے

لیلائے شب کا گیسوئے شبگوں ادھر کھلا
دو بیتی سیہ سے عالمِ ظلمات کا پتا
ظلمت کی چھا گئی ہے دھواں دھار اک گھٹا
ڈنکا جہاں میں آمدِ واللیل کا بجا
ظلمت کے پردے ارض سے تا بر فلک گئے
پژمردہ غنچوں کی طرح اختر چمک گئے

حضرت اور اہلِ بیت در اصحاب آپ کے
شب بھر بصد خلوص عبادت گذار تھے
شکر و سپاسِ باری میں مشغول سب کے سب
لو لگ گئی تھی بارگہِ بے نیاز سے
جس کا نہیں جواب وہ صابر حسین ہیں
مالک کی بات بات پہ شاکر حسین ہیں

شب بھر حضرت اور اُن کے اصحاب نے عبادت کی

سورج جو نکلا لشکرِ انجم ہوا فرار
کرنیں تھیں یا چمکتی تھی شمشیرِ آبدار
اور اشقیا سجاتے تھے میدانِ کارزار
نقارے بجتے جاتے تھے باجوں کی تھی پکار
تیغیں کھنچی تھیں بادشہِ کائنات پر
ٹڈی تھی فوجِ شام کی نہرِ فرات پر

www.emarsiya.com

حضرت نے اپنے خطبے سے حجت تمام کی
شامت جو آئی وہ نہ گئی فوج شام کی
دل میں ہوس لعینوں کے تھی انتقام کی
کب سنتے تھے حسین علیہ السلام کی
قسمت میں اُن کے لکھی تھی سختی عذاب کی
دنیا میں اور دین میں مٹی خراب کی

حضرت نے دیکھا جنگ پہ آمادہ ہیں لعیں
اب تو بغیر جنگ کے تدبیر کچھ نہیں
داخل ہوئے حرم میں نصائح بہت سے کیں
ہٹنے نہ پائے صبر و رضا سے قدم کہیں
دنیا گزر ہی جائے گی ناپائدار ہے
عقبیٰ ہمارے واسطے دارالقرار ہے

عباس چل بسے علی اکبر سا نوجواں
آئے گی اب شبیہ محمدؐ نظر کہاں
قاسم ہوئے ہیں راہی فردوس الاماں
گویا ابھی یہ ٹوٹ پڑا غم کا آسماں
منظور ہے مجھے جو مشیت خدا کی ہے
منزل پسند مجھ کو بھی صبر و رضا کی ہے

نکلے حرم سے اصغر معصوم کو لئے
ساری زمین گونج اٹھی شور و شین سے
اک تیر مارا حرملۂ نابکار نے
بہنے لگا لہو علی اصغر کے حلق سے
معصوم کا یہ حال ہو گیا یہ ستم نہیں
یارب یہ بچہ ناقۂ صالح سے کم نہیں

اصغر کی لاش لائے حرم میں جو شاہ دیں
شور و بکا سے لرزہ بر اندام تھی زمیں
ام ولد سرا پا تھی غمگین اور حزیں
عالم تھا ایک سکتہ کا بیخود بنی رہیں

www.emarsiya.com

دل اس کا جانتا ہے کہ حال اس کا کیا ہوا
معصوم بچہ گود سے جس کی جدا ہوا

ہل من مبارز کا لعینوں کے غل اٹھا
بجتا تھا زور و شور سے نقارہ جنگ کا
ہوتا رہا وہاں یہ لعینوں کا جمگھٹا
لے دے کے اک یہاں تن تنہا حسین تھا
بائیس ہزار لشکر جرار تھا وہاں
سامان حرب و ضرب کا تیار تھا وہاں

حضرت حرم سے نکلے اک عالم عجب ہوا
سیدانیوں سے شور و بکا دمبدم اٹھا
حیرت سے مثل آئینہ چہرہ بھی شاہ کا
سب تک رہی ہیں حرف نہ منہ سے نکل سکا
حضرت کی اب رکاب کو تھامے کوئی نہیں
وقت اخیر کون سنبھالے کوئی نہیں

ہے اسپ ذوالجناح سواری میں شاہ کی
حضرت کے زیب دست ہوئی ذوالفقار بھی
جس سے عیاں ہے شوکت خیبر کشائی
یا ہیں سراپا مظہر انوار ایزدی
رفتار ذوالجناح سے محشر بپا ہوا
درہم جہاں میں طبقۂ ارض و سما ہوا

تلوار ہے کہ برق جہندہ ہے تابدار
ہوتی ہے ایک پل میں عدو کے جگر کے پار
دوزخ میں جھونک دیتی ہے یہ تیغ شعلہ بار
تیغ اجل کی باڑھ ہے اس کا ہر ایک وار
کھنچ جائے جس کی دم سے کوئی وہ حسام کیا
قہر و غضب خدا کا ہے اس میں کلام کیا

www.emarsiya.com

تنہا حسینؑ لاشوں کا اک ڈھیر سامنے — اتنے میں اک سوار جو آیا مدینے سے
بعد از سلام خط دیا شہ کو سوار نے — اہل حرم میں شاہ دیں اس خط کو لے گئے
تحریر تھی وہ فاطمہؑ صغریٰ کے ہاتھ کی
بوند آنسوؤں کی جا بجا اس پہ پڑی ہوئی

مضمون خط کا سنتے ہی کہرام مچ گیا — اہل حرم سے گریہ و زاری کا غل اٹھا
تلقین کر کے صبر کی نکلے شہ ہدا — قتل حسینؑ کے لئے تھا شور اشقیا
فرض نماز عصر میں وقفہ نہ ہونے پائے
قتل حسینؑ میں کہیں عرصہ نہ ہونے پائے

سجادؑ آ کے شاہ کے قدموں پہ گر پڑے — کرنے لگے یوں عرض امام حسینؑ سے
للہ اجازت آپ مجھے رن کی دیجئے — مرنا مجھے پسند ہے بس ایسے جینے سے
پھر زین العابدین کو لائے حرم میں شاہ
بے اختیار رونے لگے کھینچی ایک آہ

بیٹا یہ ماجان کی پروا نہیں تجھے — آمادہ ہو گیا ہے تو مرنے کے واسطے
کچھ غور و فکر کر کے ذرا یہ بھی سوچ لے — ہے کون ایسا اہل حرم کی خبر جو لے
آل نبی کی نسل کا تجھ سے قیام ہے
سادات کا جہاں میں تجھ سے ہی نام ہے

بائیس ہزار فوج لعینوں کی الاماں — ڈوبے ہوئے تھے سارے ضلالت میں بیکراں
توفیق صرف حُر کو ہوئی ہے خدا کی شان — جاگ اٹھا اس کا طالع خوابیدہ ناگہاں
حُر آ کے شاہ دیں کے قدموں پہ گر پڑا
مانگی معافی معترفِ جرم بھی ہوا

شہ نے کہا کہ توبہ کا در ہے کھلا ہوا — اللہ عفو کر دے گا جو کچھ ہوئی خطا
دونوں جہاں میں حُر ہے تو اس میں کلام کیا — شامل ہے تجھ پہ رحمت افضال کبریا
کہنے سے شہ کے ہمت حُر اور بڑھ گئی
اک جوش اٹھا جرأت حُر اور بڑھ گئی

www.emarsiya.com

تیغ دو دم کو کھینچ کے ان کی طرف بڑھا — میدان سارا نظروں میں بچوں کا کھیل تھا
سمجھایا ان لعینوں کو بے حد و انتہا — نخوت میں مست سب تھے اثر کچھ نہیں ہوا
پھر حملہ کر کے نور سے ناچار کر دیا
جو آیا سامنے اُسے فی النار کر دیا

تلوار تھی چمکتی کہ اک کوندتی تھی برق — کرتی تھی ہر لعیں کو سراپا لہو میں غرق
گردن اڑاتی تھی کبھی کرتی قطع فرق — پر اس کی چال میں کبھی آتا نہیں تھا فرق
غل اٹھا رن میں جلد لو اب اپنا انتقام
اس میں ہماری خیر ہے کام اس کا ہو تمام

حُر تھا اکیلا فوج میں بے طرح گھر گیا — ہو کر شہید گلشنِ فردوس جا بسا
توفیق حق تھی شاہ کی تھی یہ اثر دعا — پائی شہادت اختر قسمت چمک اٹھا
اہل جہاں میں اس کی شجاعت ہے یادگار
تا روز حشر اس کی شہادت ہے یادگار

اولاد و اقارب اور صحابہ حسینؑ کے — ہو کر شہید گلشنِ فردوس جا بسے
منجملہ شاہِ دین بھی تن تنہا رہ گئے — سارے لعین دفعتاً حضرت پہ چل پڑے
کیونکر نہ روئیں ہم فلکِ بد سرشت کو
پامال کر دیا گلِ باغِ بہشت کو

حضرت کا جسم زخموں سے چھلنی سا ہو گیا — نیزے کا اور تیر کا تھا زخم تیغ کا
اتنے تھے زخم تل کے برابر نہیں تھی جا — پینتیس زخم گالوں پہ تھے شہ کے برملا
زخموں سے دست و پائے شہِ والا کے شل ہوئے
گھوڑا سوار دونوں نظر سے اوجھل ہوئے

شمر لعین قتل پہ شہ کے تلا رہا — اس کام میں لعین یہ اقدام کر گیا
پیدا ہوا جھکنے کو سر شاہ نے کہا — ظالم دے آخری مجھے موقع نماز کا

www.emarsiya.com

در گاہ بے نیاز میں عرض حسینی تھی

اک آہ بھی وضو کو بھی نہ تھا پانی کی بوند بھی

مشکل کے ساتھ ہو چکے فارغ نماز سے
اُف تک نہ کی زبان سے صابر بلا کے تھے

ایوب کا بھی صبر ہے کیا ان کے سامنے
صبر و رضا میں آپ ہی اپنی نظیر تھے

بھیجو درود مومنو! صابر حسینؑ پر

پیہم سلام لاکھوں ہوں شاکر حسینؑ پر

پھر شمر نے کیا تنِ اطہر سے سر جدا
راہ خدا میں بارِ امانت اُتر گیا

اللہ رے حسینؑ کا یہ دل یہ حوصلا
امکان سے تھا دور وہ سر معرکہ کیا

بڑھ کر کیا مشیت حق سے امام نے

رکھ لی ہے لاج دیں کی امام ہمام نے

کمسن سا لڑکا وہ بھی ہے بیمار و ناتواں
ہیں جس کے دل پہ زخم بہتر کے بیکراں

حضرت کی لاش اٹھانے کی تاب و تواں کہاں
عالم تھا بیکسی ہی کا چھایا ہوا وہاں

اہل حرم میں زار سے شور و بکا ہوا

پھر کربلا میں شور قیامت بپا ہوا

لاکھوں سلام فدیۂ راہ خدا پہ ہو
لاکھوں سلام بادشہ کربلا پہ ہو

لاکھوں سلام سبط رسول خدا پہ ہو
لاکھوں سلام ابن علی مرتضیٰ پہ ہو

لٹ کر چلا ہے قافلہ یثرب کا شام کو

حسرت جلو میں لے کے چلی ہے نام کو

تمت

Karbala… Ahsan-e… Nau…
https://www.rekhta.org/ebooks/nau-tasneef-marsiya
Nau Tasneef Marsiya by Mohammad Habibullah Wafa Nabeera

سلام

www.emarsiya.com

اے شہِ کربلا سلام علیک
تاجِ صبر و رضا سلام علیک

اے جگر گوشۂ رسول اللہ
مظہرِ مصطفےٰ سلام علیک

قرۃ العینِ فاطمہ زہرہ
پسرِ ابن مرتضیٰ سلام علیک

راکبِ دوشِ احمدِ مرسل
زورِ دستِ خدا سلام علیک

راہِ مولیٰ میں سر دیا تو نے
فدیۂ کبریا سلام علیک

کی ہے وقتِ قضا نماز ادا
اے شہِ اتقیا سلام علیک

اے غریبِ دیار تشنہ دہن
حسرتا حسرتا سلام علیک

پار اسلام کا ہوا بیڑا
تجھ سے اے ناخدا سلام علیک

بھائی بیٹے بھتیجے قتل ہوئے
اے شہیدِ جفا سلام علیک

تو ہے ذبحِ عظیم کی تفسیر
اے رضائے خدا سلام علیک

روحی، قلبی، فداک، یا سید
یا امام الہدیٰ سلام علیک

ذکر میں تیری خوں فشاں آنکھیں
شمعِ بزمِ عزا سلام علیک

زیبِ تن خلعتِ شہادت ہے
شہ گلگوں قبا سلام علیک

ہر زباں پہ ہے ہائے ہائے حسین
باعثِ صد بکا سلام علیک

شہ کی خدمت میں عرض کرتا ہے
خادمِ باوفا سلام علیک

مطبوعہ اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد

4:32 PM